کے لئے ترستے رہتے ہیں، کیونکہ ان کا معاشرہ مادر پدر آزاد ہے .....اس کے مقابل اسلام نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا جو حکم دیا اسے پڑھیے اور موازنہ کرتے جایئے:

﴿و قضىٰ ربک أن لا تعبدوا إلا إياه و بالوالدين إحساناً إما يبلغنّ عندک الكبر أحدهُما أو كلهما فلا تقل لهما أُف و لا تنهر هما وقل لهما قولاً كريما ۞ واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كما ربيني صغيراً ۞﴾ (بنی اسرائیل: ۲۳۔۲۴) ''آپ کے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ بہتر سلوک کرو، اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں، تو انہیں اف تک نہ کہو، نہ ہی انہیں جھڑکو اور ان سے باادب طریقے سے بات کرو اور ان پر رحم کرتے ہوئے انکساری سے ان کے آگے بازو جھکائے رکھو اور دعا کرو: اے رب! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپنے میں مجھے اہتمام سے پالا تھا''

بڑھاپے میں والدین اولاد کی توجہ کے محتاج ہوتے ہیں، کیونکہ (۱) وہ اپنی روزی نہیں کما سکتے، انہیں مالی تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۲) والدین کی توجہ اولاد کی طرف برقرار رہتی ہے، جبکہ اولاد اپنی اولاد کی طرف راغب ہو جانے کی وجہ سے بسا اوقات بے نیازی کا مظاہرہ کرتی ہے۔ (۳) بڑھاپے میں والدین کا مزاج فطری طور چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ مثل مشہور ہے ''بچہ اور بوڑھا ایک جیسے'' (۴) جسمانی کمزوری کی وجہ سے بیماری زیادہ حملہ آور ہوتی ہے، تیمارداری کی عموماً ضرورت رہتی ہے۔ اسلام نے ان کا احترام ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان پر خود بھی مہربانی کا حکم دیا ہے اور اللہ سے ان کے لئے رحم فرمانے کی مؤدبانہ التجا کا خصوصی حکم بھی دیا ہے۔

(14) تمدنی زندگی کا تحفہ: تمدنی زندگی میں پاکیزگی اور پاک دامنی کا اہم رول ہے۔ مادر پدر آزاد معاشرہ پاکیزگی اور نفاست کو کیا جانے؟ اس بارے میں قرآن سنیے: ﴿و انكحوا الایامیٰ منكم و الصلحين من عبادكم و امائكم ان يكونوا فقراء يغنهم الله من فضله و الله واسع عليم ۞ وليستعفف الذين لا يجدون نكاحا حتى يغنيهم الله من فضله﴾ (النور: ۳۲، ۳۳) ''اور تم میں جو مجرد ہیں ان کے نکاح کر دو (اس میں بالغ کنوارے، کنواریاں، طلاق یافتہ، بیوہ اور رنڈوا سب شامل ہیں۔) اور اپنے لونڈی، غلاموں کے بھی' جو نکاح کے قابل ہوں۔ اگر وہ محتاج ہیں، تو اللہ اپنی مہربانی سے انہیں غنی کر دے گا۔ اور اللہ بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے۔ اور جو لوگ نکاح کی طاقت نہیں رکھتے انہیں زنا اور ہر قسم کی بدکاری سے بچے رہنا چاہئے، حتی کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔''

...... o o ...... o o ...... o o ......

طب وصحت

نظام انجذاب واخراج

حکیم عبدالقادر رحمانی

نظام انجذاب: اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے جسم انسانی کی غذائی ضرورت پوری کرنے کے لیے نظام ہضم کی مشینیں نصب کی ہیں۔یہ اپنے اپنے مقام پر غذائی اجزاء کو جزوِ بدن بننے کے لیے تیار کرتے رہتے ہیں اور ایک نظام ان غذائی اجزاء کو جذب کر کے اعضاء تک پہنچاتا ہے۔اگر غذائی اجزاء جسمانی ضرورت سے زیادہ ہوں تو انہیں جسم سے خارج کرتے ہیں، تاکہ جسم ان فاضل اجزاء کے بوجھ سے تنگ آ کر بیمار نہ ہو جائے۔

نظام اخراج: انسان کی روزمرہ غذا کا فضلہ خارج نہ ہو تو چند دنوں کے اندر ہی معدے اور آنتوں میں طوفان اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔اگر ایک دو دن گردے پیشاب خارج نہ کریں تو مثانہ پھٹ جائے گا یا پیشاب کے زہریلے مادوں کی بہتات سے انسان مر جائے گا۔

اگر جلد کے راستے فضلات کا اخراج نہ ہو تو پھوڑے پھنسیاں انسان کا سکون غارت کر دیتی ہیں۔

اگر رحم کے فضلات خارج نہ ہوں تو کئی نسوانی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

ان ضروریات کو پورا کرنے اور جسم کو ہلکا پھلکا رکھنے کے لیے اللہ تعالی نے جسم میں مختلف قسم کے پرزے پیدا کر دیے ہیں، جو اپنی مشینوں کے ذریعے ضروری اجزاء جسم میں روکتے اور فاضل اجزاء کو بصورت فضلہ خارج کرتے رہتے ہیں۔

نظام انجذاب واخراج کے کل پرزے: انجذاب واخراج کے لیے اللہ تعالی نے جسم انسانی میں دو قسم کے غدد بنائے ہیں۔ایک غدد جاذبہ اور دوسرا غدد ناقلہ کہلاتا ہے۔ان کا مرکز جگر ہے، یعنی یہ جگر سے قوت حاصل کرتے ہیں۔

غدد جاذبہ: غدد جاذبہ میں سب سے بڑا غدد طحال (تلی) ہے اس کے علاوہ تمام جسم میں چھوٹے چھوٹے غدد جاذبہ موجود ہیں، جو اپنے اپنے مقام پر فاضل رطوبات کو جذب کر کے خون کی صفائی کرتے رہتے ہیں، اس سے جسم کی صفائی کا عمل جاری رہتا ہے۔

غدد ناقلہ:۔ان غدد میں سب سے بڑا غدد جگر ہے۔یہ صرف اپنی قوت جاذبہ سے رطوبات جذب کر کے خون میں شامل کرتے رہتے ہیں۔

غدد ناقلہ نالی دار غدد ہیں۔ان کا کام خون سے فاضل اجزاء اور رطوبات کو خارج کرنا ہے۔پاخانہ، پیشاب، پسینہ وغیرہ کا اخراج یہی غدد کرتے ہیں۔یہ تمام جسم میں پھیلے ہوئے ہیں۔جگر کے علاوہ گردے، پستان، رحم، خصیے وغیرہ بڑے بڑے نالی دار غدد ہیں۔